احوالِ مصنف

نام : محمد بن محمد بن عبدالرشید.

کنیت : ابوطاہر

لقب : سراج الدین

مسلک : حنفی

اسم منسوب : سجاوندی (مقام سجاوند کی طرف منسوب)

تاریخ ولادت وفات : اس سلسلہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ملتا، بعض نے تاریخ وفات ۶۰۰ھ یا ۷۰۰ھ لکھی ہے، بعض نے کہا مصنف سراجی ۳۵۸ھ سے پہلے کے ہیں۔

استاذ : علامہ حمید الدین محمد بن علی نوقدی رحمہ اللہ۔

تصانیف: الحبر و المقابله، الوقف و الابتداء.

مرتب : محمد سیف اللہ بردوانی صاحب

کمپوزنگ وپیشکش: نصیر الحق غفر اللہُ لہ ولوالدَیہ (پیر سباق شریف، نوشہرہ، خیبر پختونخوا، پاکستان)

03101297961

بسم الله الرحمن الرحيم

علم فرائض کے مبادیات

علم فرائض کی تعریف : **هو علم يبحث فيه عن كيفية قسمة المواريث بين مستحقيها**

(علم فرائض وہ علم ہے جس میں میت کا ترکہ اس کے شرعی ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ معلوم ہو)۔

علم فرائض کا موضوع : علم فرائض کا موضوع ترکہ اور ورثاء ہیں۔

علم فرائض کی غرض وغایت : علم فرائض کی غرض وغایت ترکہ کی تقسیم میں مستحقین کو ان کے حقوق پہنچانا اور اس میں غلطی سے محفوظ رہنا ہے۔ علم فرائض کی فضیلت میں ایک حدیث: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: **تعلموا الفرائض وعلموها الناس فإنها نصف العلم .**

(ترجمہ: علم فرائض سیکھو، اور لوگوں کو سکھاؤ، اس لیے کہ وہ نصف علم ہے)۔

علم فرائض کو نصف علم قرار دینے کی توجیہ

پہلی توجیہ: انسان کی دو حالتیں ہیں: (الف) حالت حیات (ب) حالت ممات، دیگر تمام علوم کا تعلق انسان کی حالت حیات سے ہے اور علم فرائض کا تعلق اس کی حالت ممات سے، اس لیے اس کو نصف علم کہا گیا ہے۔

دوسری توجیہ: ملکیت دو طرح کی ہوتی ہے:

(الف) ملکیت اختیاری

(ب) ملکیت غیر اختیاری بیع، ہبہ، وصیت وغیرہ میں تو ملکیت اختیاری ہوتی ہے اور وراثت میں ملکیت غیر اختیاری، اس وجہ سے بھی اس کو نصفِ علم کہا گیا ہے۔

ترکہ سے متعلق حقوق اربعہ

ترکہ سے ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں:

(1) سب سے پہلے میت کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے۔

(۲) پھر باقی ترکہ سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔

(۳) پھر باقی کے تہائی سے میت کی وصیت پوری کی جائے۔

(۴) پھر باقی ترکہ میت کے شرعی ورثاء کے درمیان حسبِ حصص شرعیہ تقسیم کیا جائے۔

ورثاء کی دس قسمیں

(۱) ترکہ سب سے پہلے اصحاب فرائض کو ملے گا۔

(۲) پھر عصبہ نسبی کو ملے گا۔

(۳) عصبہ نسبی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کو ملے گا۔

(۴) عصبہ سببی بھی موجود نہ ہو تو عصبہ سببی کے عصبہ کو ملے گا۔

(۵) اگر کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو باقی ماندہ ترکہ دوبارہ اصحابِ فرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دیا جائے گا۔ اصطلاح فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

(٦) پھر ذوی الارحام کو ملے گا۔

(۷) پھر مَوْلَی الْمُوَالَات کو ملے گا۔

(۸) پھر مُقَرٌّ لَہٗ بِالنَّسَبِ عَلَی الْغَیْرِ کو ملے گا۔

(۹) پھر مُوصیٰ لَہٗ بِجَمِیْعِ الْمَالِ کو ملے گا۔

(۱۰) مذکورین میں سے کوئی بھی نہ ہو تو میت کا ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

فصل فی الموانع

(موانع ارث کا بیان)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وارث سبب وراثت کے پائے جانے کے باوجود اپنی ذات میں کسی وصف کے موجود ہونے کیوجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے، ایسے اوصاف کو موانعِ ارث کہتے ہیں۔ موانع ارث چار ہیں:

(۱) غلامی، چاہے کامل ہو یا ناقص (۲) وہ قتل جس سے قصاص یا کفارہ کا وجوب متعلق ہو (۳) اختلافِ دین (۴) اختلاف ملک۔

نوٹ (الف): قتل کی کل پانچ قسمیں ہیں: (۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطا (۴) قتل شبہ خطا (۵) قتل بالسبب، ان پانچوں قسموں میں سے قتلِ عمد میں تو قصاص واجب ہوتا ہے، اور قتل شبہ عمد، قتل خطا اور قتل شبہ خطا میں کفارہ واجب ہوتا ہے، لہذا مذکورہ بالا ان چاروں قسموں میں قاتل اپنے مقتول مورث کی وراثت سے محروم رہے گا، مگر قتل کی پانچویں قسم قتل بالسبب میں چوں کہ قاتل پر نہ قصاص واجب ہوتا ہے اور نہ کفارہ، اس لیے اس میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم نہیں ہوگا۔

نوٹ (ب) اختلاف ملک کفار کے حق میں تو معتبر ہے، مگر مسلمانوں کے حق میں معتبر نہیں ہے، مسلمان چاہے جہاں ہوں ان کو اپنے رشتہ دار کی وراثت ملے گی۔

باب معرفۃ الفروض ومستحقیہا

(فروض مقدرہ اور ان کے مستحقین)

قرآن کریم میں بیان کردہ حصے کل چھ ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم: نصف، ربع اور ثمن۔ دوسری قسم: ثلثان، ثلث اور سدس۔

جن ورثاء کے حصے شریعت میں متعین ہیں ان کو اصحابِ فرائض کہا جاتا ہے، اور اصحاب فرائض کل بارہ ہیں، جن میں چار مرد ہیں:

(1) باپ (۲) جد صحیح دادا) (۳) اخیافی بھائی (۴) شوہر اور آٹھ عورتیں ہیں: (۱) بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن (۶) اخیافی بہن (۷) ماں (۸) جدہ صحیحہ دادی، نانی

باپ کے احوال

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پرپوتا نیچے تک) موجود ہو تو باپ کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پرپوتی نیچے

تک) موجود ہو تو باپ سندس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۳)اگرمیت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہوتو باپ عصبہ ہوگا۔

جد صحیح (دادا) کے احوال

دادا کی چار حالتیں ہیں:

(۱)اگرمیت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پر پوتا نیچے تک) موجود ہوتو دادا کو سدس ملے گا۔

(۲)اگرمیت کی مونث اولاد (بیٹی، پوتی، پر پوتی نیچے تک) موجود ہوتو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔(۳)اگرمیت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود نہ ہوتو دادا عصبہ ہوگا۔

(۴)باپ کی موجودگی میں دادا ساقط ہو جائے گا۔

اخیافی بھائی بہن کے احوال

اخیافی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں:

(۱)ایک ہوتو سدس ملے گا۔

(۲)دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلث ملے گا، اور اخیافی بھائی اور اخیافی بہن کے درمیان ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ کے حساب سے تقسیم نہیں ہوگا، بلکہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

(۳)اگرمیت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہوتو اخیافی بھائی بہن ساقط ہو جائیں گے۔

شوہر کے احوال

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(1)اگر اولاد موجود نہ ہوتو نصف ملے گا۔

(۲)اولاد موجود ہوتو ربع ملے گا۔

بیوی کے احوال

بیوی کی دو حالتیں ہیں:

(۱)اگر اولاد موجود نہ ہوتو ربع ملے گا۔

(۲)اگر اولاد موجود ہوتو ثمن ملے گا۔

بیٹی کے احوال

بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) بیٹیوں کے ساتھ اگر بیٹا بھی موجود ہو تو بیٹا ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

پوتی کے احوال

پوتی کی چھ حالتیں ہیں:

(۱) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر ایک بیٹی موجود ہو تو پوتی کو سدس ملے گا تکملة للثلثين.

(۴) اگر دو یا دو سے زائد بیٹیاں موجود ہوں تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

(۵) پوتیوں کے ساتھ اگر پوتا بھی موجود ہو تو پوتا ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۶) اگر بیٹا موجود ہو تو پوتی ساقط ہو جائے گی۔

حقیقی بہن کے احوال

حقیقی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

(1) ایک ہو تو نصف ملے گا۔

(۲) دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳) حقیقی بہنوں کے ساتھ اگر حقیقی بھائی بھی موجود ہو تو حقیقی بھائی ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظ الانثيين کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۴) اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پڑپوتی) میں سے کوئی موجود ہو تو حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: اجعلوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً.

(۵) اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پڑپوتا) میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو تو حقیقی بہن ساقط ہو جائے گی۔

علاتی بہن کے احوال

(۱)ایک ہوتو نصف ملے گا۔

(۲)دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان ملے گا۔

(۳)اگر ایک حقیقی بہنیں موجود ہوتو علاتی بہن کو سدس ملے گا تکْمِلَۃً لِلثُّلُثَیْنِ.

(۴)دو یا دو سے زائد حقیقی بہنیں موجود ہوں تو علاتی بہن ساقط ہو جائے گی۔

(۵)علاتی بہنوں کے ساتھ اگر علاتی بھائی بھی موجود ہوتو علاتی بھائی ان کو عصبہ بنالے گا اور ترکہ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظ الانثیین کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۶)اگر میت کی مؤنث اولاد (بیٹی، پوتی، پرپوتی) میں سے کوئی موجود ہوتو علاتی بہن عصبہ مع الغیر ہو جائے گی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے: "اجْعَلُوا الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عصبَۃً

(۷)اگر میت کی مذکر اولاد (بیٹا، پوتا، پرپوتا) میں سے کوئی موجود ہو یا میت کے باپ، دادا، پردادا میں سے کوئی موجود ہو موجود ہو یا میت کا حقیقی بھائی موجود ہوتو علاتی بہن ساقط ہو جائے گی، نیز بیٹی، پوتی پڑپوتی کی موجودگی میں جب حقیقی بہن عصبہ مع الغیر ہوتی ہے اس وقت بھی علاتی بہن ساقط ہو جائے گی۔

ماں کے احوال

ماں کی تین باتیں ہیں:

(۱)اگر میت کی مذکر و مونث اولاد میں سے کوئی موجود ہو یا حقیقی، علاتی، اخیافی تینوں قسموں کے بھائی بہنوں میں سے دو یا دو سے زائد موجود ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔

(۲)مذکورین میں سے کوئی موجود نہ ہوتو ماں کو ثلث کل

(۳)اگر باپ اور احد الزوجین موجود ہوں تو احد الزوجین کو حصہ دینے کے بعد باقی ترکہ کا ثلث ماں کو ملے گا، اس کو ثلث باقی یا ثلثِ ماقی کہتے ہیں۔

جدہ صحیحہ (دادی، نانی) کے احوال

جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں:

(1)اگر کوئی حاجب (ساقط کرنے والا) موجود نہ ہوتو جدہ صحیحہ کو سدس ملے گا، چاہے پدری جدہ (دادی) ہو یا مادری جدہ (نانی)، اور چاہے ایک ہو یا ایک سے زائد۔

(۲) مندرجہ ذیل چار صورتوں میں جدہ صحیحہ ساقط ہو جائے گی۔

الف۔ اگر ماں موجود ہو تو تمام جدات ساقط ہو جائیں گی، خواہ پدری ہوں یا مادری۔

ب۔ اگر باپ موجود ہو تو صرف پدری جدات (دادیاں) ساقط ہو جائیں گی، مادری جدات (نانیاں) ساقط نہیں ہوں گی۔

ج۔ اگر دادا موجود ہو تو دادا کی ماں (پردادی) ساقط ہو جائے گی، البتہ دادی ساقط نہیں ہوگی۔

د۔ قریب والی جدہ چاہے پدری ہو یا مادری دور والی جدہ کو ساقط کردے گی، خواہ قریب والی جدہ وارث ہو رہی ہو یا ساقط۔

باب العصبات

(عصبات کا بیان)

عصبہ کی تعریف: عصبہ میت کا ہر وہ رشتہ دار ہے جس کا کوئی حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے، بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں کل ترکہ اور اصحاب فرائض کی موجودگی میں بچے ہوئے ترکہ کا مستحق ہوتا ہے۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں (۱) عصبہ نسبی (۲) عصبہ سببی۔

عصبہ نسبی کی تعریف: عصبہ نسبی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے ولادت کا تعلق ہو۔

عصبہ سببی کی تعریف: عصبہ سببی وہ عصبہ ہے جس کا میت سے عتاق کا تعلق ہو۔

پھر عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ

عصبہ بنفسہ کی تعریف: عصبہ بنفسہ میت کا ہر وہ مذکر رشتہ دار ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطے نہ آئے۔

پھر عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں: (1) جزء میت (۲) اصل میت (۳) جزءِ ابِ میت (۴) جزءِ جدِ میت

(1) جزءِ میت: میت کے فروغ مذکر کو جزء میت کہتے ہیں، یعنی میت کا بیٹا، پوتا، پڑپوتا نیچے تک، اس کو رشتہ بُنوت کہتے ہیں۔

(۲) اصلِ میت: میت کے اصول مذکر کو اصل میت کہتے ہیں، یعنی میت کا باپ، دادا، پردادا اوپر تک، اس کو رشتہ اُبوت کہتے ہیں۔

(۳) جزابِ میت: میت کے باپ کے فروغ مذکر کو جزئ اب میت کہتے ہیں، یعنی میت کا بھائی، بھتیجا، بھتیجے کا بیٹا نیچے تک اس کو رشتہ اُخوت کہتے ہیں۔

(۴) جزءجدِ میت: میت کے دادا کے فروغ مذکر کو جزع جد میت کہتے ہیں، یعنی میت کا چچا، چازاد بھائی، چچازاد بھائی کا بیٹا نیچے تک، اس کو رشتہ عُمومت کہتے ہیں۔

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے طریقے

عصبہ بنفسہ کے درمیان ترجیح دینے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ : عصبہ بنفسہ کی چار قسموں میں سے پہلی قسم کو دوسری قسم پر، دوسری قسم کو تیسری قسم پر اور تیسری قسم کو چوتھی تم پر ترجیح دی جائے گی۔

دوسرا طریقہ: الأقرب فالأقرب، یعنی قریب والے کو دور والے پر ترجیح دی جائے گی، یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہوجائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دور والے ساقط ہوجائیں گے۔ مثلا میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط ہوجائے گا، باپ اور دادا دونوں ہوں تو باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط ہوجائے گا، بھائی اور بھتیجا دونوں ہوں تو بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط ہوجائے گا، اسی طرح چچا اور چچازاد بھائی دونوں ہوں تو چچا عصبہ ہوگا اور چچازاد بھائی ساقط ہوجائیگا۔

تیسرا طریقہ: قوت قرابت کے ذریعہ ترجیح دی جائے گی یعنی حقیقی کو علاتی پر ترجیح دی جائے گی۔

عصبہ بغیرہ کی تعریف : عصبہ بغیرہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں، اور یہ کل چار قسم کی عورتیں ہیں جن کا حصہ تنہا ہونے کی صورت میں نصف اور دو یا دو سے زائد ہونے کی صورت میں ثلثان ہے۔

وہ چار عورتیں یہ ہیں: (1) بیٹی (۲) پوتی (۳) حقیقی بہن (۴) علاتی بہن۔

عصبہ مع غیرہ کی تعریف: عصبہ مع غیرہ وہ عورتیں ہیں جو میت کے فروع مؤنث (بیٹی، پوتی، پرپوتی نیچے تک) کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے '**اجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عصبةً**، یہ صرف دو قسم کی عورتیں ہیں: (ا) حقیقی بہن (۲) علاتی بہن۔

باب الحجب

(حجب کا بیان)

حجب کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل سہام یا بعض سہام سے محروم ہونے کو حجب کہتے ہیں۔ حجب کی دو قسمیں ہیں: (ا) حجب نقصان (۲) حجب حرمان

حجب نقصان کی تعریف : کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے بعض سہام سے محروم ہوجانا یعنی اس کا حصہ کم ہوجانا حجب نقصان ہے۔

حجب نقصان پانچ افراد پر طاری ہوتا ہے (ا) زوج (۲) زوجہ (۳) ماں (۴) پوتی (۵) علاتی بہن۔

حجب حرمان کی تعریف : کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل سہام سے محروم ہوجانا یعنی بالکل حصہ نہ ملنا حجب حرمان ہے۔

حجب حرمان کے تعلق سے ورثاء کی دو جماعتیں ہیں:

(1) پہلی جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجب حرمان کبھی طاری نہیں ہوتا اور یہ چھ قسم کے افراد ہیں: زوجین (زوج زوجہ)، والدین (باپ، ماں)، ولدین (بیٹا، بیٹی)۔

(۲) دوسری جماعت ان ورثاء کی ہے جن پر حجب حرمان کبھی طاری ہوتا ہے اور کبھی نہیں، اور یہ بقیہ ورثاء ہیں۔

محروم اور محجوب میں اصطلاحی فرق

کسی وارث کی ذات میں چاروں موانع ارث میں سے کسی مانع ارث کے موجود ہونے کی وجہ سے اگر وہ ساقط ہو رہا ہو تو اس کو اصطلاح میں محروم کہتے ہیں، اور اگر کسی ایک وارث کی موجودگی کی وجہ سے دوسرا وارث ساقط ہو رہا ہو تو اصطلاح میں اس کو محجوب کہتے ہیں۔

محروم اور محجوب میں عملی فرق

ہمارے نزدیک محروم حاجب بالکل نہیں بن سکتا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک حاجب بحجب حرمان تو نہیں بن سکتا، البتہ حاجب بحجبِ نقصان بن سکتا ہے، اور محجوب بالاتفاق حاجب بحجب حرمان بھی بن سکتا ہے اور حاجب بحجب نقصان بھی۔

باب مخارج الفروض

(مسئلہ بنانے کے قاعدے)

مسئلہ بنانے کے پانچ قاعدے ہیں:

(1) اگر کسی مسئلہ میں صرف ایک ہی حصہ آئے تو مسئلہ اس کے ہمنام عدد سے بنایا جائے گا، البتہ اگر نصف آئے تو مسئلہ دو سے بنایا جائے گا۔

(۲) اگر کسی مسئلہ میں دو یا دو سے زائد حصے آئیں اور وہ ایک ہی قسم کے ہوں تو سب سے چھوٹے حصے کے ہمنام عدد سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

(۳) اگر پہلی قسم میں سے نصف دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ چھ سے بنے گا۔

(۴) اگر پہلی قسم میں سے ربع دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ بارہ سے بنے گا۔

(۵) اگر پہلی قسم میں ثمن دوسری قسم کے کل یا بعض حصوں کے ساتھ جمع ہو تو مسئلہ چوبیس سے بنے گا۔

بابُ العول

(عول کا بیان)

عول کی تعریف : مخرج سے حصوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے مخرج کے اجزاء میں اضافہ کرنے کو اصطلاح میں عول کہتے ہیں۔

مخارج کل سات ہیں: دو، تین، چار، چھ، آٹھ، بارہ اور چوبیس، ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا، اور وہ یہ ہیں: دو، تین، چار اور آٹھ، باقی تین مخارج کا عول آتا ہے، وہ یہ ہیں: چھ بارہ اور چوبیس۔

چھ کا عول دس تک آتا ہے طاق عدد میں بھی اور جفت عدد میں بھی۔

بارہ کا عول سترہ تک آتا ہے صرف طاق عدد میں، نہ کہ جفت عدد میں۔

چوبیس کا صرف ایک ہی عول ستائیس آتا ہے، البتہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہاں چوبیس کا عول اکتیس بھی آتا ہے۔

فصل فی معرفة التماثل و التداخلو التوافق و التباین بین العددین

(اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان)

دو عددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوتی ہے، اور وہ چار نسبتیں یہ ہیں: (۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین

تماثل کی تعریف : دو برابر عددوں کی آپسی نسبت کو تماثل کہتے ہیں جیسے تین اور تین۔

تداخل کی تعریف : دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹ دے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو تداخل کہتے ہیں جیسے تین اور نو۔

توافق کی تعریف : دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد تو بڑے عدد کو کاٹ نہ سکے، البتہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہو جو ان دونوں کو کاٹ دے تو ان دونوں عددوں کے درمیان کی نسبت کو توافق کہتے ہیں، جیسے آٹھ اور بیس۔

تباین کی تعریف : دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو نہ کاٹ سکے اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو کاٹ سکے تو ان دونوں کے درمیان کی نسبت کو تباین کہتے ہیں، جیسے نو اور دس۔

بابُ التصحیح

(تصحیح کا بیان)

تصحیح کی تعریف: اگر کسی فریق کے سہام کو اس کے عددِ رؤس کے درمیان تقسیم کرنے میں کسر واقع ہو تو اس کسر کو دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔

تصحیح کے کل سات قاعدے ہیں، جن میں سے پہلے کے تین قاعدے سہام اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں اور آخری چار قاعدے رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں۔

قاعدہ (1) : اگر ہر فریق کے سہام اس کے عددِ رؤس کے درمیان بغیر کسر کے تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی کوئی ضرورت نہیں۔

قاعدہ (۲) : اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہوا اور اس کے سہام اور عدد رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے وفق کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح ہوگئی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام

نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

قاعدہ(۳): اگر کسی ایک فریق پر کسر واقع ہو اور اس کے سہام اور عدد رؤس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کل عدد رؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، تو مسئلہ کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کیلئے مضروب کو ہر فریق کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

اگلے چار قواعد کے اجراء سے پہلے ایک تمہیدی عمل : اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو تو تصحیح کے اگلے چار قاعدوں میں سے کوئی قاعدہ جاری ہوگا، اور قاعدہ کو جاری کرنے سے پہلے ہر طائفہ کے سہام اور عدد رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخلِ عدد دِرؤس کو، توافق کی صورت میں وفقِ عدد دِرؤس کو اور تباین کی صورت میں کل عدد دِرؤس کو محفوظ کر لیا جائے گا، پھر ان محفوظ کردہ اعداد کے درمیان نسبت دیکھ کر تصحیح کے آنے والے چار قواعد جاری کیے جائیں گے۔

قاعدہ(۴) : اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا۔ حاصل ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ(۵) : اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تداخل کی نسبت ہو تو سب سے بڑے عدد کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ(۶) : اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد کے وفق میں ضرب دیا جائے گا، حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصلِ ضرب کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ(۷) : اگر دو یا دو سے زائد طائفوں پر کسر واقع ہو اور ان کے محفوظ کردہ اعداد کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو کسی ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، حاصل ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، آخری حاصلِ ضرب کو مضروب بنا کر اصلِ مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

فصل فی قسمة التركات بين الورثة والغرماء

ورثاء اور قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان

ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ

ترکہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسئلہ کی تصحیح کرنے کے بعد عددِ تصحیح اور عددِ ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر تماثل کی نسبت ہو تو ضرب و تقسیم کا کوئی عمل جاری نہیں ہوگا، بلکہ ہر وارث کو جو حصہ تصحیح میں سے ملا ہے وہی ترکہ میں سے اس کا حصہ ہوگا۔

اور اگر تباین کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے پورے عدد میں ضرب دیا جائے، اور حاصلِ ضرب کو تصحیح کے پورے عدد پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت ترکہ میں سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر توافق کی نسبت ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیا جائے، اور حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

اور اگر تداخل کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد بڑا ہو تو ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے دخل میں ضرب دیا جائے، تو حاصل ضرب ترکہ میں سے اس وارث کا حصہ ہوگا۔

اور اگر تداخل کی نسبت ہو اور ترکہ کا عدد چھوٹا ہو تو ہر وارث کے سہام کو تصحیح کے دخل پر تقسیم کیا جائے، تو خارجِ قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ

قرض خواہوں کے درمیان تقسیمِ ترکہ کا طریقہ جاری کرنے کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ قرض خواہ متعدد ہوں اور قرضوں کا مجموعہ ترکہ سے زیادہ ہو، چناں چہ ایسی صورت میں قرض خواہوں کے درمیان قرضوں کے تناسب سے ترکہ تقسیم ہوگا، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر قرض خواہ کو وارث اور ان کے قرضوں کو سہام کی جگہ لکھا جائے، اور مجموع الدیون کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے، پھر ترکہ اور مجموع الدیون میں نسبت دیکھ کر مذکورہ بالا طریقہ (ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا طریقہ) جاری کیا جائے، تو ہر قرض خواہ کا ترکہ میں سے حصہ نکل جائے گا۔

فصل فی التخارج

(تخارج کا بیان)

تخارج کی تعریف: اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی مناسب و متعین چیز لے کر اپنے حصہ وراثت سے دست بردار ہونا چاہے اور دوسرے ورثاء بھی اس پر راضی ہوں تو ایسا کرنے کو اصطلاح فرائض میں تخارج کہتے ہیں۔

تخارج کی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ

تخارج کی صورت میں مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً تمام ورثاء کو لکھ کر مسئلہ بنایا جائے اور اس کی تصحیح کر لی جائے، پھر صلح کرنے والے وارث کا حصہ تصحیح سے گھٹا دیا جائے اور باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے۔

باب الرد

(رد کا بیان)

رد کی تعریف: اصحاب فرائض کو حصے دینے کے بعد اگر کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ موجود نہ ہو تو نسبی اصحاب ِفرائض کو ان کے حصوں کے مطابق دوبارہ دیا جائے گا، اصطلاح فرائض میں اس کو رد کہتے ہیں۔

نوٹ: رد صرف نسبی اصحاب ِفرائض پر ہوتا ہے، ان کو من یُرَدُّ عَلَیْه کہتے ہیں، اور یہ زوجین کے علاوہ بقیہ اصحاب فرائض ہیں، اور زوجین چوں کہ نسبی اصحابِ فرائض نہیں ہیں، اس لئے ان پر رد نہیں ہوتا، ان کو من لا یُرَدُّ عَلَیْه کہتے ہیں۔

رد کے کل چار قاعدے ہیں:

قاعدہ(1): اگر مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کی صرف ایک ہی جنس موجود ہو اور مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ موجود نہ ہو تو عدد ِرؤس سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ(۲): اگر منْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کی متعدد اجناس موجود ہوں اور مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ موجود نہ ہو تو ان کے مجموعہ سہام سے مسئلہ بنایا جائے گا۔

قاعدہ(۳): اگر مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کی ایک جنس کے ساتھ مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ بھی موجود ہو تو مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ کے حصے کے مطابق مسئلہ بنا کر اسے دے دیا جائے گا، پھر مابقیہ اگر مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ کے عدد رؤس پر برابر تقسیم ہو جائے تو من یُرَدُّ عَلَیْہ کو وہی مابقیہ دے دیا جائے گا، اور اگر برابر تقسیم نہ ہو تو مابقیہ اور مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ کے عدد ِرؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، تداخل کی صورت میں دخل عدد ِرؤس کو، توافق کی صورت میں وفق عدد ِرؤس کو اور تباین کی صورت میں کل عدد ِرؤس کو مضروب بنا کر اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

قاعدہ(۴): اگر منْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کی متعدد اجناس کیساتھ مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ بھی موجود ہو تو مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ اور مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہ، دونوں کے مسئلے الگ الگ بنائے جائیں گے، پھر مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ کے مسئلہ کے مابقیہ اور مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہ کے مسئلہ میں نسبت دیکھی جائے گی، اگر تماثل کی نسبت ہو تو ضرب لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اور اگر تماثل کی نسبت نہ ہو تو مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کے مسئلہ کو مضروب بنا کر مَنْ لا یُرَدُّ عَلَیْہِ کے مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا اور اس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ مَنْ یُرَدُّ عَلَیْہِ کے مسئلے کو مَنْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ کے سہام میں ضرب دیا جائے گا اور منْ لَا یُرَدُّ عَلَیْہِ کے مسئلہ کے مابقیہ کو مَنْ یُرَدُّ عَلَیْه کے ہر سہام میں ضرب دیا جائے گا۔

باب المناسخہ

(مناسخہ کا بیان)

مناسخہ کی تعریف: ترکہ کی تقسیم سے پہلے کسی وارث کے مرجانے کی وجہ سے اس کا حصہ وراثت اس کے ورثاء کی طرف منتقل کرنے کو اصطلاح فرائض میں مناسخہ کہتے ہیں۔

چند اصطلاحات

(1) **مورث اعلی**: مناسخہ میں سب سے پہلے مرنے والے شخص کو مورث اعلی کہتے ہیں۔

(۲) **مافی الید**: میت کے اس حصے کو کہتے ہیں جو اسے اوپر کے ایک یا چند مورثوں سے ملا ہو، اسے میت کی لمبی لکیر کی بائیں جانب لکھا جاتا ہے۔

(۳) **علامتِ قبر**: ہر میت کا مافی الید نقل کرنے کے بعد نقل کیے ہوئے حصے کو فوراً لکیر سے گھیر دیا جاتا ہے، اس کو علامتِ قبر کہتے ہیں۔

(۴) **المبلغ**: مناسخہ کی آخری تصحیح کو المبلغ کہتے ہیں۔

(۵) **الأحیاء**: تمام زندہ ورثاء کو الاحیاء کہتے ہیں، اخیر میں اسے خوب لمبائی میں لکھ کر اس کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام اور ناموں کے نیچے ان کے حصے لکھے جاتے ہیں۔

چند ملحوظات

(1) مناسخہ میں آئے ہوئے مورث اور تمام وارثین کے نام مع رشتہ لکھنا ضروری ہے۔

(۲) ہر میت کے وارثوں کے نام اور رشتے لکھتے وقت اوپر کے ورثاء کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے، اس لیے کہ ایک وارث کو کئی رشتوں کی وجہ سے متعدد جگہوں سے وراثت مل سکتی ہے۔

(۳) اگر میت کو متعدد جگہوں سے حصے ملے ہیں تو مافی الید لکھتے وقت متعدد حصوں کو، اور **الأحیاء** لکھتے وقت ہر وارث کے متعدد حصوں کو جوڑ لینا چاہیے۔

(۴) تصحیح ثانی اور مافی الید، میں جو بھی نسبت ہو میت کی لمبی لکیر کے درمیان لکھ دینی چاہیے۔

مناسخہ بنانے کا طریقہ

سب سے پہلے میت کی لمبی لکیر کھینچ کر اس لکیر کے آخری سرے پر مورث اعلی کا نام لکھیں، پھر اس کے نیچے ان ورثاء کے نام مع رشتہ لکھیں جو مورث اعلی کے مرنے کے وقت موجود تھے، پھر قواعد کی روشنی میں مسئلہ کی تصحیح کر کے اس میں سے ہر ایک وارث کے نیچے اس کا

حصہ لکھیں۔

مورثِ اعلی کے ورثاء میں سے جوسب سے پہلے مرگیا ہواس (میتِ ثانی) کے لیے نیچے میت کی لمبی لکیر کھینچ کراس لکیر کے آخری سرے پر اس (میت ثانی) کا نام لکھیں، اور جواس کو میت اول سے حصہ میراث ملا ہے اس کو مافی الید کا نشان (مف) بنا کراس کے اوپر لکھیں، پھراس کے مرنے کے وقت اس کے جو جو ورثاء موجود تھے ان کے نام مع رشتہ میت کی لکیر کے نیچے لکھیں، اور میتِ ثانی کے مسئلہ کی بھی میتِ اول کے مسئلہ کی طرح تصحیح کر لی جائے، اوراس میں سے ہرایک وارث کے نیچے اس کا حصہ لکھیں، اب میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید میں نسبت دیکھیں، اگران میں تماثل کی نسبت ہوتو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں، اوراگر توافق کی نسبت (تداخل بھی توافق کے حکم میں ہے) ہوتو تصحیحِ ثانی اور مافی الید میں سے ہرایک کا وفق برائے یادداشت تصحیح ثانی اور مافی الید کے اوپر لکھ کرمیت ثانی کی تصحیح کے وفق کو میت اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور حاصل ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح سمجھیں، جس سے دونوں مسئلوں کے ورثاء کو ان کے حصے اس طرح دیں کہ میت ثانی کی تصحیح کے وفق کو میت اول کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ ثانی کے مافی الید کے وفق کو میت ثانی کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اور اسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اوراگر میتِ ثانی کی تصحیح اور مافی الید کے درمیان تباین کی نسبت ہوتو میت ثانی کی کل تصحیح کو میت اول کی تصحیح میں ضرب دیں، اور حاصلِ ضرب کو دونوں مسئلوں کی تصحیح سمجھیں، اب اس تصحیح سے دونوں مسئلوں کے ورثاء کو حصے اس طرح دیں کہ میت ثانی کی کل تصحیح کو میت اول کے ہر ہر کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اوراسے ہرایک وارث کے نیچے لکھتے جائیں، اور میتِ ثانی کے کل مافی الید کو میت ثانی کے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیتے جائیں اوراسے ہر وارث کے نیچے لکھتے جائیں۔

مذکورہ طریقہ صرف دو بطنوں کے مناسخہ کا ہے، اوراگر تین بطوں کا مناسخہ ہوتو تیسرے بطن کو میت ثانی کے قائم مقام بنایا جائے، اور پہلے کے دونوں بطنوں کو میت اول کے درجہ میں رکھ کرمذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے، اوراگر چار بطنوں کا مناسخہ ہوتو پہلے کے تینوں بطنوں کو میت اول کا اور چوتھے بطن کو میت ثانی کا درجہ دیگر مذکورہ بالا قاعدہ جاری کیا جائے۔

اس طرح جب تمام میتوں میں تصحیح کا عمل ختم ہوجائے تو آخری تصحیح کو تمام مسائل کی ایک ہی تصحیح اور تمام زندہ ورثاء کو اسی ایک مورث اعلی کے ورثاء سمجھ کر نیچے خوب لمبی لکیر کے ساتھ ''الأحیاء'' لکھ کراس پر'' المبلغ '' کا لفظ اوراس پرآخری تصحیح کا عدد لکھیں، اوراس کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام لکھیں، اوران میں سے ہرایک کو جہاں جہاں سے وراثت کے حصے ملے ہیں۔ان سب کو جمع کر کے ہرایک کے مجموعی حصے اس کے نام کے نیچے لکھیں، اس طرح جب تمام زندہ ورثاء کے حصے ان کے ناموں کے نیچے لکھ لیں تو اخیر میں تمام حصوں کا مجموعہ جوڑ کر دیکھ لیں کہ وہ ''المبلغ '' کے برابر ہے یانہیں، اگر برابر ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ یہ سمجھ لیں کہ مناسخہ بنانے کے طریقہ میں کہیں کچھ غلطی ہوگئی ہے۔چنانچہ نظر ثانی کر کے غلطی کی نشان دہی کریں اوراسے درست کرلیں۔

قدتمت الرسالۃ ۱۰ دسمبر ۲۰۲۵ دعاؤں میں یادرکھیں۔ یااللہ اس کاوش کو ذریعہ نجات بنا آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)